اسلام کا فلسفۂ شفاعت-تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

محمد مرتضیٰ*

پروفیسر ڈاکٹر طاہرہ بشارت**

Safa'at is actually the symbol and manifestation of the grand status which Allah Almighty will bestow on our Prophwt(S A W) on the day of judgement.Allah will bestow him with Maqam.e.Mehmood (status of honour)and ask his will. The will of our Prophet is simple and clear that Allah Almighty must forgive the whole of his ummah. The basic concept of Safa'at 'is that Allah will allow his special beings to ask for Safa'at (divine forgiveness) for the sinful people on the day of judgment. Allah Almighty will accept their Shafa'at and will for give the sinners .It is indeed a great blessing of Allah Almighty on Muslim ummah that our Prophet (SAW)will be bestowed with Safa'at .e.Uzmai.e.Maqam.e. Mehmood by which the whole of our ummah will get resurrection. With this grand Safa'at,a muslim with the lowest level of faith will also get resurrection and thus will get rid of the dreadful Hell and will go to the blissfull Paradise.

شفاعت کا لغوی معنیٰ

شفارس کرنا، کسی دوسرے کی مدد کرنا، دعا کرنا یہ لفظ قرآن وحدیث میں کئی جگہ آیا ہے.اور یہ عام ہے خواہ دینا کے کاموں میں ہو یا آخرت کے امور میں اور اسکے معنیٰ یہ ہیں کہ ''کسی کے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہنا''[۱]

الشفاعة السئو ال فی التجا وز عن الز نو ب والجرائم بینهم.[۲]

شفاعت: آپس میں جرائم اور معافی سے درگزر کرنے کی درخواست ہے۔

شفاعت کا لفظ شَفَعَ سے ماخوذ ہے جس کا معنی ملانا اور زیادتی ہے۔ لفظ شَفَعَ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہیں: الشفع ضم الشئی الی مثله[۳] ترجمہ: کسی ایک چیز کو اس جیسی دوسری چیز کے ساتھ ملانے کو شفع کہتے ہیں۔قرآن مجید میں '' شفع'' کا لفظ جوڑے 'وتر'' کا لفظ طاق کے لئے

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبۂ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

** ڈین فیکلٹی علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

استعمال کیا گیا ہے۔جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے

وَّالشَّفۡعِ وَالۡوَتۡرِ ۴　　ترجمہ :جفت اور طاق کی قسم

شفاعت کا اصطلاحی مفہوم

معصیت کبیرہ میں تخفیف عذاب یا بالکل اسقاط عذاب یا صغائر کی معافی یا جب نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں تو دخول جنت یا درجات کی بلندی کے لیے کوئی مقبول بارگاہ صمدیت اللہ تعالیٰ کے حضور، اس کی اجازت سے، یا اسکی عطا کردہ وجاہت اور محبوبیت کی بنیاد پر کسی شخص کی شفاعت کرے

امام راغب اصفہانی شفاعت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

والشفاعته الا نضمام الی آخر نا صر اله وسائلا عنه ۵

کسی ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ اس طرح ملا لینا کہ دوسری چیز اسکی مدد کرے اور پہلی اس سے سوال کرے یہی شفاعت ہے۔

لفظ ''شفیع'' میں تو مطلقاً ایک چیز کو دوسری چیز کے ساتھ ملانے کا ذکر تھا۔لیکن اس میں ایک کا دوسرے کی مدد ونصرت کرنے اور دوسرے کے سائل و ملتجی ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔

امام راغب اصفہانی اس کی مذید تشریح ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

واکثر ما یستعمل فی انضمام من ھو اعلی حرمه ومرتبته ا لیمن ھو ادنیٰ ٦

اور لفظ شفاعت کو اکثر مرتبہ ومقام میں بلند درجے کی چیز کے ساتھ ملانے میں استعمال کیا جاتا ہے۔یعنی ایک کمزور ہو دوسرا طاقتور، ایک ادنیٰ ہو دوسرا اعلی۔

ان کو آپس میں اس طرح ملا دینا کہ کم حیثیت والا زیادہ حیثیت والے سے اِلتجاء وسوال کرنے والا بن جائے اور زیادہ حیثیت والا کم کی مدد والا ہو جائے۔

اسلام میں شفاعت کا مفہوم

اسلام میں شفاعت کا بنیادی تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کو یہ اعزاز اور مقام ومرتبہ ارزانی فرمایا ہے کہ وہ اللہ کے اذن سے اسکے گناہ گار بندوں کی شفاعت کریں اور اسکی ذات کریمانہ اپنے بے پایاں فضل وکرم سے ان کی شفاعت قبول فرمائے۔جسکے نتیجے میں اللہ تعالیٰ روز محشر حساب وکتاب جلدی شروع فرمائے گا اور گناہ گار بندوں کی بخشش ومغفرت فرما کر اپنی رضا اور جنت عطا فرمائے گا شفاعت کے لغوی مفہوم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں یہ بات وضاحت سے بیان کی گئی ہے کہ شفاعت اور دعا ایک ہی چیز ہے شفاعت دراصل دعا ہی کا ایک دوسرا نام ہے ہر شخص کو اجازت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اپنی ذات' اپنے اعزّ اءوا قارب اور عامۃ الناس کیلئے دعا کرے اللہ رب العزت کی بارگاہ عالیہ میں دعا قبول ہوتی ہے لیکن یہ طے شدہ امر ہے کہ حضرت انبیاء کرام وصالحین ،مومنین اور عامۃ الناس کی دعائیں مقبولیت کی کمی وزیادتی کے اعتبار سے برابر اور ہم پلہ نہیں ہوسکتیں۔انبیاء کرام، اولیاء عظام اور صالحین ،مومنین کی دعائیں بلاشبہ، بدبخت، بدکار فاسق وفاجر اور کافروں کی دعاؤں سے زیادہ مقبول ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ .۷

اور آپؐ ان کے حق میں دعا فرمائیں، بے شک آپؐ کی دعا ان کے (باعث) تسکین ہے۔

دعا کے بارے میں جامع ترمذی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

" لا یرد القضاء الا الدعاء" ۸؎

لہذا جب مقربان الٰہی میں سے کوئی مقرب بارگاہ الٰہی میں دست دعا بلند کرے اور کسی ایسے شخص کی شفاعت کرے جسکی شفاعت سے حکم ممانعت وارد نہ ہوا ہو تو اسکی شفاعت مقبول ہوگئی اور یہ شفاعت دنیا میں بھی جائز ہے اور آخرت میں بھی۔اسلام میں تصور شفاعت (سفارش) اس دنیا میں بھی جائز ہے اور آخرت میں بھی جائز ہے۔دنیا میں شفاعت (سفارش) کو قرآن نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے

:مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا وَ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقِيْتًا.۹؎

جوشخص کوئی نیک سفارش کرے تو اسکے لئے (اس کے ثواب) سے حصہ (مقرر) ہے اور جو شخص کوئی بُری سفارش کرے اسکے لیے (اسکے عذاب سے) حصہ مقرر ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ جس طرح شفاعت (سفارش ودعا) دنیا میں جائز ہے اسطرح آخرت میں بھی جائز ہے آخرت میں شفاعت کے کئی ذرائع ہیں جن میں شرکائے نماز جنازہ کی شفاعت' حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہی سے مؤمنین کا شفاعت کرنا۔حضرت عثمان ابن عفانؓ اور حضرت اویس کرنیؒ کا کثیر لوگوں کی شفاعت کرنا' ایک جنتی شخص کا مستحق جہنم کی شفاعت کرنا' حافظ قرآن کا اپنے اہل خانہ کے لئے شفاعت کرنا' شہید کا اپنے رشتہ داروں کے لئے شفاعت کرنا' نابالغ بچوں کا اپنے والدین کیلئے شفاعت کرنا، قیامت کے دن روزوں کا شفاعت کرنا،قرآن مجید کا قیامت کے دِن شفاعت کرنا۔اہل آسمان وزمین اور مچھلیوں کا عالم کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

شفاعت کرنا، طالبعلم کیلئے مچھلیوں کا شفاعت کرنا یہ سب شفاعت صغریٰ کے ذرائع ہیں اسلام میں شفاعت کا سب سے بڑا ذریعہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کیساتھ خاص ہے۔اس کا بیان آیت کریمہ میں ہے:

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ۱۰

عنقریب آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر فائز کرے گا۔

مقام محمود وہ مقام ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت فرمائیں گے اور اللہ اور اسکی جملہ مخلوق آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہوگی۔مقام محمود سے مراد مقام شفاعت ہے۔

امام بخاریؒ نے اپنی جامع میں اسکو یوں بیان کیا ہے۔:

عن ابن عمر یقول ان الناس یصیرون یوم القیامته جثّی کل امةٍ تتبع نبیها یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع حتی تنتهی الشفاعة الی النبی ﷺ فذٰلك یوم یبعثه الله المقام المحمود ۱۱

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں بے شک لوگ روز قیامت چلیں گے۔ ہر امت اپنے نبی کو تلاش کرے گئی وہ کہہ رہے ہوں گئے اے فلاں تو ہماری شفاعت کر' اے فلاں تو ہماری شفاعت کر یہاں تک کہ شفاعت کی انتہا نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگی پس یہ وہ دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام محمود عطا کرے گا۔

امام ترمذیؒ اپنی جامع میں تصور شفاعت یوں بیان کرتے ہیں:

عن ابی هریره قال' قال رسول الله ﷺ فی قوله عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا وسئل عنها' قال هی الشفاعة' ۱۲

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شفاعت ہے''

سورہ النساء میں اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ شفاعت کا ذکر اہل معصیت کے باب میں بڑے پند آموز پیرائے میں کیا ہے:

وَ لَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَ اسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا. ۱۳

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی انکے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (شفاعت کی بناپہ) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاں نثاروں کو واضح فرمایا ہے کہ اگر اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے بعد وہ مجھ سے بخشش طلبی کے خواہاں ہیں۔تو وہ میرے محبوب کے دامن میں آ کر انکے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگیں۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکے حق میں دعا فرمائیں تو اللہ کی بخشش و مغفرت انکی طرف لپکتی چلی آئے گی اور انکے کے خالی دامن عفو کی خیرات سے بھر جائیں گے۔

اسلام کا تصور شفاعت یہ ہے کہ اگر اسی انسان سے بتقضائے بشریت، جہالت، مجبوری، غضب یا شامتِ نفس کی وجہ سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو پھر آریہ سماج کی طرح مایوس نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر مقربین الٰہی کی شفاعت سے گناہ معاف ہو سکتے ہیں۔ قرآن اس کی یوں وضاحت کی ہے:

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.[۱۴]

آپ فرمایئے اے میروں بندو! جنھوں نے زیادتیاں کی ہیں اپنے نفسوں پر، تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف کر دے گا۔

ساتھ ہی قرآن مجید کی سورۃ النساء میں گناہ معاف کروانے کا طریقہ بھی واضح اور بلیغ انداز میں بیان کر دیا:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا.[۱۵]

اور (اے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول بھی انکے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (شفاعت کی بناپہ) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔

اسلام کے مطابق یہ بات ذہن نشین رہے کہ شفاعت کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہوں۔اور اپنے پیغمبر کی اطاعت کرتے ہوں شریعت کے احکام پر عمل کرتے ہوں

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور ممنوعات سے دور رہتے ہوں۔یا د رہے نیکیوں کے باوجود بھی عذاب میں گرفتاری ہوسکتی ہے گناہوں کے باوجود بخشش ہوسکتی ہے کیا ہوگا یہ صرف اللہ جانتا ہے۔بہر حال ہم نہیں جانتے کہ ہمارا شمار کس گروہ میں ہوگا اس سے ڈرتے رہنا چاہئے ارتکاب معصیت کے وقت عذاب الٰہی کے خوف کو دل میں جگہ دے کر معصیت سے باز رہیں۔اور اگر خدانخواستہ شامتِ نفس سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے دربار میں فوراً سچے دل سے نبی پاک کے وسیلہ جلیلہ سے مغفرت طلب کریں۔تو اللہ تعالیٰ کو ضرور توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے

شفاعت کی ضرورت واہمیت

پانی کی ضرورت واہمیت اس پیاسے سے پوچھیں جس کا حال پیاس نے نڈھال کر دیا ہو اور اسے پانی میسر نہ آرہا ہو۔بھوکے سے روٹی کی ضرورت پوچھیں۔بیمار سے جب وہ کسم پرسی کی حالت میں ہو تو پوچھیے ذرا اس سے کس قدر وہ طالب ہے اپنی صحت کیلیے؟ دنیا جہان کی تمام نعمتیں لٹا کر وہ اپنی صحت کیلئے کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

کسی ایسے آدمی سے پوچھیے جس کا اکثر حصہ آگ میں جل چکا ہو کتنی ضرورت ہے اس کو مرہم پٹی اور علاج کی۔یا ایسے گھر میں جس میں آگ لگی ہو ۔مرد اور عورتیں اندر جل رہے ہوں کس قدر ضروت ہے اُن کو اس مصیبت سے نجات پانے کے لیے امداد کی۔گرمی کی شدت میں جب سامنے کوئی سایہ نظر نہ آئے پھر پوچھئے اس شخص سے کتنی ضرورت ہے اسے سایہ کی۔

قیامت کے دن جب سورج سوا نیزے پر ہوگا۔زمین پیتل کی ہوگی۔پچاس ہزار سال کا ایک دن ہوگا رب ذوالجلال اپنے جلال میں ہوگا۔بنی آدم کانپ رہا ہوگا۔کلیجے منہ کو آرہے ہوں گے نفسا نفسی کا عالم ہوگا اس حالت میں ساری مخلوق کو ضرورت ہوگی کسی ایسی شخصیت کی جو اس مشکل حال میں ان کی مدد کر سکے۔اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے وہ ادھر ادھر بھاگ رہے ہوں گے۔

قیامت کے دن اولاد آدم کو شفاعت کی کتنی اور کس قدر ضرورت ہوگی۔حضرت انس بن مالک قیامت کے دن شفاعت کی ضرور واہمیت پر روایت بیان کرتے ہے۔

قال حدثنا محمدﷺ قال اذا کان یوم القیامۃ ماج الناس بعضھم فی بعض فیاتون آدم فیقولون اشفع لنا الی ربك فیقول لست لھا ولکن علیکم بابراھیم فانہ خلیل الرحمن فیاتون ابراھیم فیقول لست لھا ولکن علیکم بموسیٰ فانہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کلیم الله فیاتون موسیٰ فیقول لست لها ولکن علیکم بعیسیٰ فانه روح الله وکلمته فیاتون عیسیٰ فیقول لست لها. ولکن علیکم بمحمد ﷺ فیاتونی فاقول انالها فاستاذن علی ربی فیوذن لی ویلهمنی محامد احمده بها لا تحضرنی الآن فاحمده بتللك المحامد واخرله ساجدا فیامان فانطلق افعل ثم اعود فاحمده ساجداً فیقال یا محمد ارفع راسك وقل یسمع لك وسل تعط واشفع تشفع فاقول یا رب! امتی! امتی! فیقول انطلق فاخرج من کان فی قلبه ادنی، ادنیٰ، مثقال حبة من خر دل من ایمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرالجة فاحمده بتلك (المحامد) ثم اخرله ساجداً فیقال یا محمد ارفع راسك وقل یسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب ائذن لی فیمن قال لا اله الا الله فیقول و عزتی و جلالی و کبریائی و عظمتی لاخر جن منها من قال لا اله الا الله.[۱٦]

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں: ''کہ ہمیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتاتے ہوئے فرمایا: قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کی مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے وہ فرمائیں گے میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے جس پر وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں پس وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کا اہل نہیں ہوں لیکن تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے میں اس قابل نہیں مگر تم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ پس وہ میرے پاس حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گا کہ ہاں! یہ تو میرا کام ہے۔ پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسے حمد یہ کلمات الہام کئے جائیں گے جن کے ساتھ میں اللہ کی حمد و ثنا کروں گا وہ اب مجھے متحضر نہیں ہیں۔ پس میں ان محامد سے اس کی تعریف و توصیف بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس مجھے کہا جائے گا کہ اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے نکالو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو پس میں جا کر یہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد وثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس کہا جائے گا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائیگی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے میں عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت! پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر ایسے ہی کروں گا پھر واپس آ کر انہی محامد کے ساتھ اس کی حمد وثناء بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدے میں چلا جاؤں گا پس فرمایا جائے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا اے رب! مجھے ان کی (شفاعت کی) اجازت بھی دیجئے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے پس وہ فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنی کبریائی وعظمت کی قسم میں انہیں ضرور دوزوخ سے نکال دوں گا۔ جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے''۔

اسی مفہوم کی ایک اور حدیث جو سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بخاری شریف کتاب التفسیر میں منقول ہے۔

عن ادم بن علی قال سمعت ابن عمرؓ یقول ان الناس یصیرون یوم القیامة جثاً کل امة تتبع نبیها یقولون یا فلان اشفع یا فلان اشفع حتی تنتهی الشفاعة الی النبی ﷺ فذلک یوم یبعثه الله المقام المحمود . ۱۷

''آدم بن علی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز لوگ گروہ در گروہ اپنے اپنے پیغمبروں کو تلاش کریں گے اور عرض کریں گے کہ اے نبی! ہماری شفاعت فرمائیے۔ اے نبی! ہماری شفاعت فرمائیے۔ حتی کہ شفاعت کی تلاش حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوگی اور یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقامِ محمود پر فائز فرمائے گا''۔

صحابہ کرام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کرنا شفاعت کی ضرورت واہمیت کو چار چاند لگا دیتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انبیاء کے بعد سب سے محبوب ترین نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ ۔ ۱۸

اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں۔

صحابہ کرام پھر بھی شفاعت کے طالب ہیں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی بار بار درخواست پیش کرتے ہیں۔اس سلسلے میں چند روایات ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ کی شفاعت طلبی

یاد رہے کہ طلب ہمیشہ ضرورت کے پیش نظر ہوتی ہے بیسیوں صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کی متعدد احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت ہے کہ مختلف موقعوں پر جب کبھی صحابہ کرام نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بھی کسی کو یہ نہیں فرمایا کہ تمہارا مجھ سے شفاعت طلب کرنا شرک ہے اور یہ کہ اپنے اللہ سے طلب کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔اس سلسلے میں چند روایات ذیل میں نقل کی جاتی ہیں۔

عن انس بن مالك عن ابيه قال سألت النبیﷺ أن يشفع لی يوم القيمة فقال انا فاعل قال قلت يا رسول الله فأين اطلبك؟ قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قال قلت فان لم القك علی الصراط؟ قال فاطلبنی عندالميزان قلت فان لم القك عندالميزان؟ قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطی هذا الثلاث المواطع ۔۱۹

”حضرت انس بن مالکؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں آپ نے فرمایا میں ایسا کرنے والا ہوں۔میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو کہاں تلاش کروں۔آپ نے فرمایا پہلے مجھے (پل) صراط پر تلاش کرنا میں نے عرض کیا وہاں نہ ملیں تو؟ فرمایا میزان کے پاس ڈھونڈنا۔میں نے عرض کیا اگر وہاں بھی نہ ملیں تو کہاں؟ فرمایا تم حوض کوثر پر مجھ کو تلاش کرنا کیونکہ ان تینوں جگہوں میں سے ہی میں کسی جگہ ہوں گا۔

سواد بن قاربؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے عرض کیا:

فاشهد ان الله لا شئی غيره　　وانك مامون علی كل غائب

وانك ادنی المرسلين شفعة　　الی الله يا ابن الاكرمين الا الاطايب

فكن لی شفيعاً يوم لا ذو شفاعة　　سواك بمن عن سواد بن قارب.۲۰ ۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں اور ہر غائب کے بارے میں آپ امانت دار ہیں۔

اور آپ مرسلین میں سے بحیثیت شفیع عنداللہ ہونے کے سبب سے زیادہ قریب ہیں۔اے پاک بزرگ لوگوں کی اولاد یہاں تک کہ انہوں نے یہ کہا: سو آپ میرے سفارشی ہو جائیں جس میں کوئی سفارشی نہ ہوگا۔ آپ کے سوا جو سواد بن قارب کے کام آنیوالا ہو۔

حضرت مازن بن العضوب جب مسلمان ہو کر آئے تو انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت طلب کی اور یہ اشعار پڑھے۔

الیك رسول الله خبت مطیتی　　تجوب الفیا فی من عمان الی العرج

لتشفع لی یاخیر من وطئ الحصا　　فیغفرلی ربی فارجع بالفتح. ۲۱

یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اس حال میں کہ میری سواری عمان سے عرج تک کے میدان قطع کرتی آئی ہے۔تا کہ آپ میرے لیے شفاعت کریں اے وہ بہترین ذات جو کنکریوں پر چلنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔سو میرا رب مجھے معاف کر دے تا کہ میں کامیاب لوٹ جاؤں۔

جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان ۷۰ ہزار لوگوں کا ذکر فرمایا جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے تو حضرت عکاشہؓ نے عرض کیا۔یا رسول اللہ! آپ اللہ پاک سے میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ پاک مجھے بھی ان میں شامل فرمالیں تو آپ نے فوراً بغیر کسی توقف کے فرمایا "انت منھم" کہ تم انہی لوگوں میں سے ہو۔۲۲

یہ جملہ روایات حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دنیا میں طلب شفاعت کے جواز پر دلالت کرتی ہیں۔ صحابہ کرامؓ میں سے بعض وہ ہیں کہ جنہوں نے واضح طور پر ''اشفع لی'' کی تعیین کے ساتھ شفاعت طلب کی۔ یا دخول جنت کو بعض نے طلب کیا۔اور کسی نے یہ طلب کیا کہ وہ اولین و سابقین میں سے ہو جائے۔کسی نے طلب کیا کہ وہ حوض والوں میں سے ہو جائے، کسی نے جنت میں پڑوس اور معیت کو طلب کیا۔

شفاعت کا حکم

کسی چیز کا حکم اس کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ہوا کرتا ہے گویا جرائم کی معافی اور درجات کی بُلندی کے لیے اللہ تعالیٰ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت کا حکم دیتا ہے قرآن ضرورت شفاعت کو یوں بیان کرتا ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جرائم کی معافی اور درجات کی بلندی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت

وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ. ۲۳ ؎

ظاہر ہے کہ ایماندار مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت کا چاہنا ان کے لئے شفاعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ ان کے لئے شفاعت کیجئے۔

شفاعت کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر حضور کا اختیارِ شفاعت کو ترجیح دینا

شفاعت کی ضرورت واہمیت کے سلسلے میں حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ اور حضرت ام حبیبہؓ روایت کرتے ہیں:

عن عوف بن مالك الاشجعي قال قال رسول الله ﷺ اتاني ات من عند ربي فخيرني بين ان يدخل نصف امتي الجنة و بين الشفاعة فاخترت الشفاعة وهي لمن مات لا يشرك بالله شيأً ۲۴ ؎

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میرے پاس اللہ کا پیغام آیا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا کہ میری آدھی امت کو جنت میں داخل کر دے یا میں شفاعت کروں۔ میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا اور یہ شفاعت ہر اس مسلمان کے لئے ہے جو شرک پر نہیں مرے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے لیے شفاعت کو اختیار فرمایا کیونکہ نصف امت کی بخشش کو اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوارا کر لیتے تو باقی امت میں سے کسی خطا کار و گنہگار کیلئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التجا کرتا کہ حضور ہم پر بھی نظر کرم کیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدم اختیار کی صورت میں کیسے بارگاہ الٰہی سے بخشش کی دعا کرتے؟ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کو ترجیح دی۔ دوسری وجہ شفاعت اختیار کرنے کی یہ تھی کہ رب تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے احوال جو بعد میں پیش آنے والے تھے آپ کو دکھا دیئے گئے جیسا کہ حدیثِ پاک میں مذکور ہے:

عن ام حبيبة عن النبي ﷺ انه قال اريت ما يلقى امتي بعدي و سفك بعضهم دماء بعض و سبق ذلك من الله كما سبق في الامم قبلهم فسالته ان يوليني يوم القيامة شفاعة فيهم ففعل. ۲۵ ؎

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ احوال دیکھئے گئے جو میرے بعد میری امت کو پیش ہوں گے بالخصوص ان کا ایک دوسرے کو قتل کرنا اور اس امر کا حتمی وقطعی فیصلہ علمِ الٰہی میں ہو چکا تھا جیسا کہ پہلی امتوں کے متعلق عذاب کے حتمی فیصلے علم الٰہی میں ہو چکی تھے۔لہٰذا میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجاء کی کہ وہ مجھے میری امت کے حق میں قیامت کے دن حق شفاعت عطا فرمائے۔پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا(میری التجاء قبول فرمائی)۔

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کے اختیار کو ترجیح اس لئے دی کہ اگر میں نے آدھی امت بخشوالی تو آدھی امت کی شفاعت کی ضرورت قیامت کے دن کون پوری کرے گا۔ دوسرے انبیاء علیھم السلام کو بھی اپنی امت بخشوانے کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہوگی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر انبیاء علیھم السلام کو اللہ تعالیٰ سے اذن شفاعت دلوائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انبیاء علیھم السلام کو حق شفاعت دلانا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف اپنی امت مرحومہ کی شفاعت فرمائیں گے بلکہ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت یہ بھی ہے کہ روزِ قیامت جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کو بھی بارگاہ الٰہی سے شفاعت کا حق دلائیں گے۔

عن الطفیل بن ابی بن کعب عن ابیه ان رسول الله ﷺ قال اذا کان یوم القیامة کنت امام النبیین و خطیبهم وصاحب شفاعتهم غیر فخر ۲۶

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں قیامت کے دن سب انبیاء علیہم السلام کا امام ہوں گا اور ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ گفتگو کرنے والا اور ان کو اللہ تعالیٰ سے شفاعت کا حق دلانے والا ہوں گا اور یہ بات بطور فخر کے نہیں کہہ رہا۔

معلوم ہوا کہ حضور نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ صرف یہ کہ گنہگار، خطا کار امتی کی شفاعت کریں گے بلکہ دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی حق شفاعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ملے گا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی انکے لیے بارگاہِ الٰہی میں سفارش کریں گے جس سے رب رحمان ان کو شفاعت کا حق دے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائے شفاعت کا بیان

شفاعت کی ضرورت واہمیت کے پیش نظر حضرت ابوھریرہؓ ایک روایت پیش کرتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عن ابی هريرة قال قال رسول اللهﷺ لكل نبی دعوة فاريد ان شاء الله ان اختبئ دعوتی شفاعة لامتی يوم القيامة. ۲۷ ؎

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تا کہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے راویت ہے آپ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خيرت بين الشفاعة و بين ان يدخل نصف امتی الجنة فاخترت الشفاعة لانها اعم و اكفی اترونها للمتقين؟ لا ولكنها للمذنبين الخطائين المتلوثين. ۲۸ ؎

مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہے میں (قیامت کے روز) شفاعت کا حق اختیار کروں یا آدھی امت کو بغیر شفاعت جنت میں داخل کر دیا جائے پس میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا کیونکہ وہ عام ہے۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ اسے متقین کے لیے خیال کرتے ہیں؟ جواب دیا کہ نہیں وہ تو گناہ گاروں، خطا کاروں اور گناہوں سے آلودہ لوگوں کے لیے ہے۔

حق شفاعت کی ترجیح کیوں؟

کسی کے ذہن میں یہ سوال آ سکتا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتنی بڑی بخشش کو چھوڑ کر شفاعت کو کیوں اختیار کیا؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی اس کی وجہ بتا دی کہ وہ عام ہے۔ یعنی اس میں کسی حد کی تخصیص نہیں، پہلے میں حد و قید تھی اگر اس حد کے ختم ہونے کے بعد کسی غریب گناہگار امتی کی نگاہ مجھ پر پڑ جاتی اور رو کر پکارتا: یا رسول اللہ! مجھ پر بھی کرم کیجئے تب میری رحمت یہ کب گوارا کر سکتی تھی کہ وہ دہائی دے کر بھی محروم رہ جائے۔ اس لیے میں نے حقِ شفاعت کو ترجیح دی تا کہ کوئی امتی ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہ رہ جائے اور ابدالآباد تک سزا اس کا مقدر بن جائے لہٰذا میں نہیں چاہتا کہ میرا کوئی بھی امتی بخشش سے محروم رہ جائے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دامن شفاعت گنہگاروں کے لیے اتنا وسیع کر دیا کہ کل قیامت کے دن شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امیدوار تنگی داماں کا تصور ہی نہ کر سکے گا۔

مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ ''**ولكنها للمذنبين** '' گنہگاروں کے لیے شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وآلہ وسلم کا پیغام ہے۔

نیکوکار تو اپنے رب کے وعدے سے بخشے جائیں گے۔ پورا قرآن اللہ کے نیک بندوں سے بخشش و مغفرت کے وعدوں کے ساتھ بھرا ہوا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

وَعَدَ اللّهُ الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَعَمِلُواْ الصَّالِحَاتِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيْمٌ ۲۹ے

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وعدہ فرمایا ہے (کہ) ان کے لئے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

ارشاد ربانی ھے وَاللّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلاً ۳۰ے

اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے۔

نیکوکاروں سے تو پہلے ہی اللہ تعالیٰ بخشش کا وعدہ فرما چکا ہے لیکن شفاعت کے ضرورت مند تو گنہگار تھے کہ ان کی بخشش کا سامان کیا جائے اس لئے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت کو اختیار فرمایا کہ حق شفاعت اس وقت تک باقی رہے گا جب تک میری رضا پوری نہ ہو جائے لہٰذا میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گا جب تک کہ اپنا آخری مومن امتی بھی دوزخ سے نہ نکال لوں۔

آپ کے دوزخی اُمتیوں کو شفاعت کی ضرورت

دنیاوی آگ میں اگر کوئی جل رہا ہو تو جلنے والے سے پوچھیے اس کو کتنی تکالیف اور مصائب کا سامنا ہے ایک لمحہ بھی برداشت سے باہر ہے۔ دھکتے ہوئے انگاروں کے نزدیک تک جانا برداشت نہیں ہوسکتا یہ دنیاوی آگ کا حال ہے۔ آگ اور پھر دوزخ کی آگ، دوزخ کی آگ کی ایسی وادیاں جن سے دوسری وادیاں بھی پناہ مانگتی ہیں جو کم بخت اس میں جل رہے ہوں گے ان سے ذرا پوچھیے کتنی ضروت ہے کسی مددگار سفارشی دعا کرنے والے اور شفاعت کرنے والے کی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دوزخیوں کی رہائی کی ضروت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ ریز ہوں گے دعائیں کریں گے ان کی شفاعت کریں گے اور ان کو دوزخ سے رہائی کے پروانے جاری کرائیں گے۔

اس سلسلے میں درج ذیل روایات پیش نظر ہیں۔

عن عبدالله بن عباس قال قال رسول الله ﷺ للانبياء منابر من ذهب قال فيجلسون عليها ويبقى منبرى لا اجلس عليه أو لا اقعد عليه قائما بين يدى ربى مخافة ان يبعث بى الى الجنة ويبقىٰ امتى من بعدى فاقول يا رب امتى

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

امتی فیقول اللہ عزوجل یا محمد ما ترید ان اصنع بامتك فاقول یا رب عجلحسابھم فیدعیٰ بھم فیحاسبون فمنھم من یدخل الجنة برحمة اللہ ومنھم من یدخل الجنة بشفاعتی فمأ أزال اشفع حتی اعطی صکاکبرجال قد بعث بھم الی النار واتی مالکا خازن النار فیقول یا محمد ما ترکت للنار لغضب ربك فی امتك من بقیة. ۳۱

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) تمام انبیاء علیہم السلام کیلئے سونے کے منبر بچھائے جائیں گے وہ ان پر بیٹھیں گے اور میرا منبر خالی رہے گا میں اس پر نہ بیٹھوں گا بلکہ اپنے رب کریم کے حضور کھڑا رہوں گا اس ڈر سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے جنت میں بھیج دے اور میری امت، میرے بعد کہیں بے یار و مددگار رہ جائے اس لئے عرض کروں گا اے میرے رب! میری امت، میری امت۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد! تیری کیا مرضی ہے تیری امت کے ساتھ کیا سلوک کروں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں عرض کروں گا اے میرے رب ان کا حساب جلدی فرمادے۔ بس ان کو بلایا جائے گا اور ان کا حساب ہوگا کچھ ان میں سے اللہ کی رحمت سے جنت میں داخل ہوں گے اور کچھ میری شفاعت سے، میں شفاعت کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میں ان کی رہائی کا پروانہ بھی حاصل کرلوں گا جنہیں دوزخ میں بھیجا جاچکا تھا یہاں تک کہ مالک داروغہ جہنم عرض کرے گا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنی امت میں سے کوئی بھی آگ میں باقی نہیں چھوڑا کہ جس پر اللہ رب العزت ناراض ہو۔

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم **انا اولھم خروجاً وانا قائدھم اذا وفدا وأنا خطیبھم اذا انصتوا وأنا مشفعھم اذا حبسوا وأنا مبشرھم ازا ایئسوا الکرامة والمفاتیح یومئذ بیدی وانا اکرم ولد ادم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون أولؤلؤ منشور** ۳۲

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے میں ہی اپنی قبر سے باہر نکلوں گا اور جب سب لوگ بارگاہ ایزدی میں اکٹھے ہوں گے تو میں ان کا پیشواء ہوں گا اور جب سب لوگ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا اور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

جب گرفتار ہوں گے تو میں ہی ان کی شفاعت کروں گا اور جب سب لوگ مایوس ہوں گے تو میں ہی ان کو نجات کی خوش خبری دوں گا۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میری عزت اللہ کے نزدیک سب اولاد آدم سے زیادہ ہے اس روز ہزاروں خادم میرے ارد گرد ہوں گے ایسا معلوم ہوگا کہ وہ (گرد و غبار سے محفوظ) سفید (خوبصورت) انڈے ہیں یا بکھر ے ہوئے موتی ہیں

صحیح بخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے رؤیت باری تعالیٰ کے حوالے سے ایک طویل حدیث پاک مروی ہے جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رؤیت باری تعالیٰ اور اہل ایمان اور کفار و مشرکین کا اپنے اپنے معبودوں کے ساتھ انجام کا ذکر فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتے ہیں مثلاً بعض اہل کتاب نے حضرت عزیز علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا ٹھہرایا بعض نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا ایسے لوگ دوزخ کا ایندھن بنائے جائیں گے جبکہ مومن نجات پائیں گے۔ پل صراط سے بھی چشم زون میں یا بجلی کی مانند یا ہوا کی مانند یا تیز رفتار گھوڑوں اور تیز رو اونٹ کی مانند گزر جائیں گے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومنین کا اپنی مومن بھائیوں کی شفاعت کرنے کے باب میں صحابہ کرام سے فرمایا:

فما انتم باشدلی مناشدۃ فی الحق قد تبین لکم من المؤمن یومئذ للجبار، اذا راوا انھم قد نجوا فی اخوانھم یقولون: ربنا اخواننا، کانوا یصلون معنا ویصومون معنا و یعملون معنا فیقول اللہ تعالیٰ :اذھبوا فمن وجدتم فی قلبہ مثقال دینار من ایمان فاخرجوہ ویحرم اللہ صورھم علی الناریاتونھم وبعضھم قد غاب فی النار الی قدمیہ والی انصاف ساقیہ فیخرجون من عرفوا ثم یعودون فیقول اذھبوا، فمن وجدتم فی قلبہ مثقال نصف دینار فاخرجوہ فیخرجون من عرفوا ثم یعودون فیقول:اذھبوا فمن وجدتم فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان، فاخر جوہ فیخرجون من عرفوا.قال ابو سعید:فان لم تصدقوا فاقرء وا (ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضعفھا) ص ۳۳

تم مجھ سے حق میں مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لئے واضح ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ اللہ سے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔تو اپنے بھائیوں کے حق میں مطالبہ کریں گے وہ عرض کریں گے اے رب! (یہ) ہمارے بھائی (ہیں جن کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا یہ) ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ (نیک) عمل کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ اسے (دوزخ سے) نکال لو اور اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں کو آگ پر حرام کردے گا پس وہ ان کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے چنانچہ جن کو وہ پہچانیں گے انہیں نکال لیں گے پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے نکال لو، پس وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں ذرے کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے بھی نکال لو چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں جسے یقین نہ آتا ہو، وہ یہ آیت (بے شک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے اور اپنے پاس سے بڑا درجہ عطا فرماتا ہے پڑھ لے۔

خلاصۂ بحث

اس مضمون میں تصور شفاعت کو قرآن حدیث کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے جس کا لب لباب یہ ہے۔۱۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں شفاعت امر جائز ہے جو کہ نص صریح سے ثابت ہے۔۲۔ روز قیامت حضرت انبیاء کرم، صالحین، مومنین، صدیقین درجہ بدرجہ شفاعت کریں گے۔۳۔ روز قیامت شفاعت درج ذیل مقاصد کیلئے ہوگی۔(الف) روز قیامت حساب و کتاب جلد شروع کرنے کیلئے (ب) بغیر حساب و کتاب جنت میں داخلہ (ج) گناہوں کی بخشش و مغفرت کیلئے (د) بعض لوگوں کے عذاب میں تخفیف کیلئے (ہ) بعض لوگوں کے درجات میں بلندی کیلئے اللہ رب العزت قادر مطلق اپنے بندوں پر مہربان اور رحیم ہے اس کی بارگاہ صمدیت میں شفاعت سے مراد ہرگز کسی قسم کی زبردستی اور جبر نہیں بلکہ وہ اپنے نیک بندوں کی وجاہت، اعزاز اور اکرام کی خاطر گناہ گاروں کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرمائے گا۔

عقیدہ شفاعت یہ ہے کہ تمام لوگوں سے حسب حال الگ الگ معاملہ کیا جائے گا اور شفاعت ایسے لوگوں کی بھی ہوگی جو جہنم میں عذاب بھگت رہے ہوں گے لہذا ایک مومن کو ڈرتے رہنا چاہئے کہ اگر ان کے شامت اعمال کی وجہ سے ایک مدت تک جہنم کا عذاب سہنا پڑے تو وہ کتنا تکلیف دہ مرحلہ ہوگا۔اس کے تصور

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سے بھی بندہ کانپ جاتا ہے اس دنیا میں تو انسان معمولی معمولی تکالیف برداشت نہیں کرسکتا تو کیا جہنم کی اس دہکتی ہوئی آگ کو برداشت کرلے گا جس کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔ ۳۴

اے ایمان والوتم اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں گے اس جہنم پر بڑے سخت مزاج فرشتے ہیں اور وہ اللہ کے حکم کی (کسی صورت میں بھی) نافرمانی نہیں کرتے اور (نہ احکام کی بجا آوری میں تساہل کرتے ہیں بلکہ) جو بھی حکم دیا جائے اسے فورا بجالاتے ہیں۔

لہذا ہرانسان اپنے آپ سے یہ عہد کرے کہ وہ شرعی اوامر ونواہی پر کاربند رہے گا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے محبوب کی شفاعت کا امیدوار ہوتے ہوئے اسے ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کے عذاب کا خوف بھی لاحق رہے اس لئے کہ کسی کو معلوم نہیں کہ اسکا شمار کس طبقہ میں ہوگا۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ شیخ، وحیدالزماں، لغات الحدیث، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب ،کراچی ۹۷/۳

۲۔ شیخ ،محمد طاہر پٹنی،مجمع بحار الانوار، مطبوعہ نولکشور ہند ۲۰۰/۲

۳۔ امام راغب الاصفہانی،المفردات فی غریب القرآن ،ایران،مطبعہ خدمات ۱۴۲۴ھ ص ۲۶۳

۴۔ الفجر ۸۹:۳　　۵۔ المفردات :ص ۲۶۳

۶۔ المفردات:ص ۲۶۳　　۷۔ التوبہ ۹:۱۰۳

۸۔ ترمذی ،امام محمد بن عیسیٰ، جامع ترمذی ،ملتان فاروقی کتب خانہ ۱۹۸۳۔ح :۲۱۳۹

۹۔ النساء ۴:۸۵　　۱۰۔ بنی اسرائیل ۱۷:۷۹

۱۱۔ بخاری ،امام محمد بن اسماعیل صحیح بخاری ،کراچی، قدیمی کتب خانہ ۱۹۶۱ء، ۲:۶۸۶

۱۲۔ جامع ترمذی:۲/۱۴۲　　۱۳۔ النساء ۴:

۱۴۔ الزمر ۳۹:۵۳　　۱۵۔ النساء ۴:۴ ۶

۱۶۔ مسلم،امام مسلم بن حجاج قشیری،صحیح مسلم، کراچی،قدیمی کتب خانہ ۱۹۵۶ ۱:۱۰۸۔۱۰۹؛ البخاری ۱:۴۷۰؛ جامع الترمذی،۲:۶۶

۱۷۔ صحیح البخاری،۲:۶۸۶۔؛احمد بن حنبل، مسند احمد بن حنبل، بیروت، مکتبہ الاسلامیہ ۱۹۷۸، ۲:۴۴۱ ؛ابونعیم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

الاصبہانی ؛ حلیۃ الاولیاء بیروت ،درالکتب عربی ۱۹۸۰ ،۸:۳۷۲

۱۸۔ المائدہ :۱۱۹ ۱۹۔ جامع الترمذی،۴:ح:۳

۲۰۔ البیہقی ،امام ابوبکر بن حسین، دلائل النبوۃ للبیہقی ،بیروت،دارالکتب العلمیہ ۱۹۸۵ ،۲:۲۵۱ ؛ ابن حجر، فتح الباری شرح صحیح بخاری ،امام العسقلانی،لاہور ،دارنشر الکتب الاسلامیہ ۱۹۸۱ ،۷:۸۰

۲۱۔ ابونعیم الصبہانی ،دلائل النبوۃ لابی نعیم،حیدرآباددکن،مجلس دائرہ معارف الاسلامیہ ۱۹۵۰ ص:۷۷

۲۲۔ جامع الترمذی،۴:۶۳۱،ح:۴۶ ۲۳۔ محمد ۴۷:۱۹

۲۴۔ جامع الترمذی،۲:۶۷۔ ؛سنن ابن ماجہ،ح:۴۳۰۷۔؛ الطبرانی،امام سلیمان بن احمد، المعجم الکبیر،عراق، مکتبہ الزہرا ۱۹۸۴ ،۱۸:ح:۱۳۳۔مسند احمد بن حنبل،۶:۲۳،۲۴

۲۵۔ الحاکم،امام ابوعبداللہ محمد،المستدرک للحاکم،مکتبہ مکۃ المکرّمہ،دارالباز،۱:۶۸؛کنزالعمال،۱۴:۳۹۰۶۷

۲۶۔ جامع الترمذی،۵،ح:۳۱۳؛سنن ابن ماجہ،۲،ح:۴۳۱۴۔؛المستدرک،۱:۷۱

۲۷۔ صحیح البخاری،ح:۵۹۴۵۔ ؛صحیح مسلم،۱،ح:۳۴۰۔؛ ابن ماجہ،امام محمد بن یزید القطروینی،سنن ابن ماجہ، کراچی،ایچ ایم سعید کمپنی، ۲،ح:۴۳۰۷

۲۸۔ ابن ماجہ ۲،ح:۴۳۱۱ ؛ مسند احمد بن حنبلؒ نے ۲:۷۵

۲۹۔ المائدہ ۵:۹ ۳۰۔ البقرہ ۲:۲۶۸

۳۱۔ المستدرک للحاکم،۱:۶۵،۶۶

۳۲۔ الدارمی ،الشیخ ابومحمد بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن،سنن دارمی،ملتان نشرالسنہ ،۱:ح۴۹

۳۳۔ صحیح البخاری،۲:۱۱۰۷؛۔صحیح مسلم،۱:۱۰۳۔؛۔نسائی،امام احمد بن شعیب ،سنن نسائی،کراچی،قدیمی کتب خانہ،۲:۲۶۹

۳۴۔ التحریم ۶۶:۶

☆☆☆☆☆☆

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.